عبادات سے متعلق مسائل پرحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اجتہادی آرا کا تحقیقی مطالعہ

Legal Opinion of Hazrat Ayesha (R.A) Regarding Ritual Practices of Islam: Research Based Study

ڈاکٹر عائشہ صنوبر*

ڈاکٹر احسان اللہ چشتی**

Abstract

This article aims to explain the opinions of Hazrat Ayesha (RA) in the field of spiritual and ritual practices: as Prayer, Fast, pilgrims etc. The fundamental principal of Islamic jurisprudence is that no one can derive or express his or her personal opinion in this regard until and unless it proved that the text is ambiguous or the issue is not settling by the text of Quran and prophetic traditions. Hazrat Ayesha (RA) was the wife of prophet and she observed profoundly the life of Prophet (Peace be upon him) more than any other. Therefore her statements and narrations considers very important and authentic regarding personal and ritual practices of Prophet (peace be upon him), furthermore, she was prominent scholar, jurists and a very expert of derivation legal commands from the text of Quran and prophetic traditions, utmost of the companion rely upon him in determining legal issues. Therefore, I have tried to describe and elaborate the derivations and legal opinions of Hazrat Ayesha (RA) in this research work, particularly, when she expressed different opinion from other companion of the Prophet (peace be upon him) in an issue which nature is "*Mujtahad fiqh*". Mostly, Early Muslim jurists depend on her judgment due to her directly observing the practices and family life of Prophet. Abstaining from lengthen; I have discussed briefly one example of each discipline in this article, and described the opinions of other jurists as well.

* اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ علوم اسلامیہ،سردار بہادر خان وویمن یونیورسٹی،کوئٹہ۔

**** لیکچرر ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔

Keyword: Derivations, rituals, rules, prayer, fast

مقدمہ

شریعت اسلامیہ کے احکام کی تقسیم باعتبار فعل عبادات اور معاملات میں کی جاتی ہیں ، عبادات کے متعلق بنیادی قاعدہ یہ ہے کہ اس میں قیاس یا عقلی آراء کا فی نفسہ عمل دخل نہیں ، چنانچہ کوئی نئی عبادت قیاس کی بنیاد پر ثابت نہیں کی جاسکتی ، البتہ جہاں تک عبادات کے فروعی مسائل کا تعلق ہیں تو ان کی وضاحت اور بوقت ضرورت پیش آمدہ مسائل میں اجتہاد کی گنجائش موجود ہیں ، اس لئے ابتدائی دور میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی اس قسم کے مسائل میں باہم بحث ومباحثہ کرتے رہتے اور ایک دوسرے کی آراء سے اختلاف فرماتے ، اسی طرح عبادات نماز، روزہ ،زکوٰۃ ،حج سے متعلق مسائل میں فقیہات کی اجتہادی آراء ذخیرہ آثار میں بکثرت موجود ہیں، خاص کر حبیبہ حبیب خدا سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کی اجتہادی آراء قابل ذکر ہیں ، اس مقالہ میں سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آراء کو موضوع بحث بنایا ہے تاکہ قارئین کے سامنے ان میں سے چنداجتہادی مثالیں پیش کی جاسکے ، اور فقہی مسائل میں صحابہ کرام کے باہمی اختلاف آراء میں استنباط واستخراج کے طرق جان سکے ۔

نماز سے متعلق مسائل میں اجتہادی آراء

نماز اسلام کا اہم رکن اور دین کا ستون ہے۔ نماز سے متعلق مسائل میں فقیہا ت کی اجتہادی آراء کو ذیلی عنوانات میں بیان کیا جائے گا۔

۱: صلوۃ الوسطی کے تعین میں اختلاف

قرآن مجید میں نماز کے متعلق حکم ہے کہ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔[1] (مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔ درمیان کی نماز میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے۔ اس میں تین آراء ہیں پہلی رائے کے مطابق حضرت عمر ، حضرت ابن عمر،حضرت ابن عباس، حضرت معاذ،اور حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مرادظہرکی نماز ہے اوریہ قول حضرت زید بن ثابت ،حضرت اسامہ ؓ اور حضرت أبوسعیدخدریؓ کا ہے[2]

تیسری رائے حضرت عائشہؓ کی ہے اور حضرت عائشہؓ کا مؤقف اس روایت سے ثابت ہوتا

عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُأَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا ثُمَّ قَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ[3]

حضرت عائشہؓ کے غلام ابو یونس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لئے ایک مصحف

لکھوں اور ابو یونس فرماتے ہیں جب میں آیت مبارکہ کےاس حصے حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی تک پہنچا تو مجھےحکم دیا کہ:وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی کو عصر کی نماز لکھوں یعنی عصر کی نماز بیچ کی درمیانی نماز ہے اس لئے کہ نماز عصر سے پہلے دو نمازیں فجر اور ظہر ہیں ،اور اسی طرح نماز عصر کے بعد بھی دو نمازیں مغرب اور عشاء ہیں۔

۲: عصر کی نماز میں جلدی

حضرت عائشہ عصر کی نماز اولین وقت میں پڑھنے کی قائل تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی دلیل درج ذیل حدیث مبارکہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى العَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا[4]

حضرت عائشہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور سورج کی روشنی ان کے حجرے پر تھی اور ان کے حجرے کا سایہ ظاہر نہیں ہوا تھا۔

جبکہ ایک دوسرا مؤقف یہ ہے کہ عصر کی نماز میں تاخیر کرنی چاہئے جیساکہ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً[5]

علی بن شیبان کی حدیث ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھےپس آپ ﷺ نے عصر کی نماز میں اتنی تاخیر کی کہ سورج ایک سفید ٹکیہ کی مانند رہ گیا۔

قَالَ أَبُو عُمَرَ:أَهْلُ الْعِرَاقِ أَشَدُّ تَأْخِيرًا لِلْعَصْرِ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ، وَالْآثَارُ الْوَارِدَةُ عَنْهُمْ بِذَلِكَ تُبَيِّنُ مَا قُلْنَا، وَعَلَى ذَلِكَ فُقَهَاؤُهُمْ، حَتَّى قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتَعْتَصِرَ[6]

ابو عمر نے کہا : اہل عراق عصر کی نماز میں زیادہ تاخیر کرتے ہیں، بہ نسبت اہل حجاز کے اور اسی طرح آثار وا رد ہوئے اور تاخیر کو اُن کے فقہاءنے بیان کیا ہے یہاں تک کہ ابو قلابہ نے کہا کہ (صلوٰۃ) عصر کا تاخیر کی وجہ سے نام (عصر)رکھا گیا ہے۔

۳: نمازی کے سامنے سے عورت کے گزرنے کا حکم

نمازی کے سامنے سے اگر عورت گزر جائے تو نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں، اس میں اختلاف ہے کچھ اصحاب کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔ابن عباسؓ کا قول ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَحْسَبُهُ أَسْنَدَهُ إِلَى النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ:يَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ، وَالْيَهُودِىُّ النَّصْرَانِىُّ، وَالْمَجُوسِىُّ وَالْخِنْزِيرُ وَيَكْفِيكَ إِذَا كَانُوا مِنْكَ عَلَى قَدْرِ رَمْيَةٍ بِحَجَرٍ لَمْ يَقْطَعُوا صَلاَتَكَ[7]

امام احمد کہتے ہیں کہ تین چیزوں س نمازفاسد ہوتی ہے ،کالا کتا، گدھا، اور عورت۔[8]

نمازی کے سامنے سے کتا، گدھا یا حائضہ عورت کے گزرنےیا یہودی، نصرانی، مجوسی، خنزیر گزرے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ جاندار ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے سے گزریں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔اور یہی مؤقف حضرت ابو ہریر ، حضرت ابن عمر ، حضرت انس اور حضرت الحکم بن عمرو الغفاری کا ہے[9]

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نمازی کے سامنے سے عورت کے گزرنے سےنماز نہیں ٹوٹتی اور حضرت عائشہؓ کا استدلال یہ سنت نبی ﷺ ہے۔

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ[10]

حضرت عائشہؓ زوجہ رسول اللہﷺکہتی ہیں کہ نبی کریمﷺ کھڑے ہوتے اور رات کی نماز پڑھتے اور میں آپﷺ اور قبلہ کے درمیان اپنے بستر پر لیٹی ہوتی۔

حضرت عائشہ نبی کریم ﷺکے اس عمل سے استدلال کرتی ہیں۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ القِبْلَةِ عَلَى فِرَاشٍ[11]

رسول اللہﷺنماز پڑھتے اور میں آپﷺ اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی ہوتی۔

فقہائے احناف کا مؤقف اور دوسرے فقہاء کا مذہب بھی اس بارے میں یہی ہے کہ نمازی کے سامنے سے خاتون

یا کسی اور چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ اہل ظواہر کے نزدیک نماز ٹوٹ جاتی ہے۔[12]

روزہ سے متعلق مسائل میں اجتہادی آراء

روزہ اسلام کا اہم رکن ہے۔روزہ ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اور ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں مسلمان روزوں کا بھر پور اہتمام کرتے ہیں۔ پہلی امتوں پر بھی روزہ فرض قرار دئے گئے۔

۱: افطار میں جلدی کرنی چاہئے

روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیے یا تاخیر، اس بارے میں درج ذیل روایت ہے۔

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ، عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُا لْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَوَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ:أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ:قُلْنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ:كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[13]

ابن ابی عطیہ کہتے ہیں کہ میں اور مسروقحضرت عائشہ ؓکے پاس آئے ہم نے کہا ا ام المؤمنین اصحاب محمدؐمیں سے دو ایسے آدمی ہیں کہ ان میں سے ایک افطار کےلئے جلدی کرتے ہیں اور نماز پڑھنے میں بھی جبکہ دوسرے صحابی روزے کے افطار میں اور نماز دونوں میں تاخیر سے کام کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ ؓنے پوچھا کہ کون سا صحابی رسولؐ روزہ اور نماز میں جلدی کرتے ہیں ہم نے کہا کہ

عبداللہ(ابن مسعود) حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

درج بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ روزہ کے افطار اور نماز مغرب میں تعجیل (جلدی) کی قائل تھیں۔

۲: حالت جنابت میں صبح ہونے سے روزہ نہیں جاتا

حضرت ابوہریرہ ؓ حالت جنابت میں صبح ہونے کی صورت میں روزہ قضا ہونے کے قائل ہیں جبکہ ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ؓ کا قول کہ حالت جنابت میں صبح ہونے سے روزہ قائم رہتا ہے۔[14]

زکوٰۃ سے متعلق مسائل میں اجتہادی آراء

زکوٰۃ مالی عبادت ہے جو ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ زکوٰۃ کے معاشرتی و معاشی فوائد ہیں۔ زکوٰۃ کی بدولت معاشرے میں گردش دولت کا عمل تیز رہتا ہے جس سے افراد معاشرہ میں خوشحالی آتی ہے۔

۱: یتیم کے مال میں زکوٰۃ واجب ہے

بعض اہل علم یتیم کے مال سے زکوٰۃ کے وجوب کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے کہ بچے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جیساکہ اس پر نماز واجب نہیں ہوتی۔ جبکہ حضرت عائشہ ؓ یتیم کے مال پر زکوٰۃ کی قائل ہیں۔ امام شافعی ؒ زکوٰۃ کے وجوب کے بارے میں کہتے ہیں۔

وَتَجِبُ الصَّدَقَةُ عَلَى كُلِّ مَالِكٍ تَامِّ الْمِلْكِ مِنْ الْأَحْرَارِ وَإِنْ كَانَ صَغِيرًا، أَوْ مَعْتُوهًا، أَوْ امْرَأَةً لَا فَرْقَ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ [15]

زکوٰۃ قابل نصاب مال کے مالک پر واجب ہوتی ہے۔ خواہ وہ مالک بچہ ہو یا مجنون یا کوئی خاتون ہونے کے اعتبار سے کوئی فرق روا نہیں رکھا جائے گا۔

اور امام شافعی ؒکی دلیل نبی کریم ﷺکا یہ فرمان

ابْتَغُوا فِي أَمْوَالِ الْيَتِيمِ، أَوْ قَالَ: فِي أَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَأْكُلُهَا الزَّكَاةُ[16]

یتیموں کے مال کو تجارت میں لگاؤ تاکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی وجہ سے ختم نہ ہوجائے ۔

اور حضرت عمر بن الخطاب ؓ، عبداللہ بن عمراور ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓکا قول ہے کہ :

أَنَّ الزَّكَاةَ فِي أَمْوَالِ الْيَتَامَى[17]

بےشک یتیم کے مال پر زکوٰۃ فرض ہے۔

الماوردی کہتے ہیں:

كُلُّ حُرٍّ مُسْلِمٍ فَالزَّكَاةُ فِي مَالِهِ وَاجِبَةٌ ، مُكَلَّفًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مُكَلَّفٍ[18]

ہر آزاد مسلم(صاحب نصاب)پر زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ مکلف ہو یا نہ ہو۔

یتیم (بچے)پر زکوٰۃ کے وجوب کی نفی

امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ یتیم(بچے)اور مجنون پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے[19] اور ان کی دلیل نبی کریم ﷺکی یہ حدیث مبارکہ ہے۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَنْتَبِهَ[20]

قلم تین قسم کے افراد سے اٹھا لیا گیا ہے۔

(1) مجنون یہاں تک کہ صحیح العقل ہو جائے۔

(2) بچے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

(3) سویا ہوا شخص یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔

زکوٰۃ عبادت ہے اور یہ غیر مکلف پر واجب نہیں ہوتی جیساکہ نماز اور روزے اپنے مکلف پر ہی واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ مسلمان پر واجب ہوتی ہے نہ کہ ذمی پر اور زکوٰۃ کو اللہ نے پاکی کا ذریعہ اور نعمت بنایا ہے۔ اور ذمی کےلئے جزیہ واجب قرار دیا گیا ہے۔ جس طرح جزیہ غیر مکلف پر واجب نہیں ہو گا۔ اسی کا تقاضا ہے کہ زکوٰۃ بھی غیر مکلف پر واجب نہ ہو[21]

حج سے متعلق مسائل میں اجتہادی آراء

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ حج مالی اور بدنی عبادت ہے جو کہ صاحب استطاعت پر فرض ہے۔

۱: عورت کا احرام

احرام کی حالت میں عورت اپنا چہرہ کھول سکتی ہے یا نہیں اس میں حضرت عائشہ ؓ اور حضرت ابن عمر کا اختلاف ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى اللّٰہ علیہ وسلم نَهَى النِّسَاءَ فِى إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرًا أَوْ خَزًّا أَوْ حُلِيًّا أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفًّا[22]

حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں کہ عورت نہ نقاب پہنے اور نہ ہی دستانے اور ان کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے اور مرد کا احرام اس کے سر میں ہے۔

حضرت عائشہ ؓ حالت احرام میں چہرے کا پردہ کرنے کے لیے استدلال پیش کرتی ہیں کہ

كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِىِّ صلى اللّٰہ علیہ وسلم إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ فَإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِىُّ صلى اللّٰہ علیہ وسلم فَلاَ يَنْهَاهَا[23]

جب وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلیں۔ دوران سفر جب غیر محرم سامنے آئے تو انہوں نے اپنی چادریں اپنے چہروں پر لٹکا لیں اور جب نامحرم گزر جاتے تو وہ اپنا چہرہ کھول لیتیں نبی کریم ﷺ انہیں یہ کرتا ہوا دیکھتے لیکن منع نہیں فرماتے۔

فقہائے احناف کے ہاں بھی خاتون کے لئے جائز ہے اگر وہ چہرے پر کپڑا لٹکائے[24]

۲: کعبہ میں قربانی بھیجنے سے بھیجنے والے پر حج کی پابندیاں عائد نہیں ہوتی

جو شخص حج کرے اور قربانی کےلئے جانور بھیجے تو کیا اُس پر حج کی پابندیاں عائد ہوتی ہیں یا نہیں، اس اختلاف کے بارے میں حضرت عائشہ ؓکا قول ہے

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَدْيِهِ ثُمَّ أَقَامَ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ هَدْيُهُ[25]

نبی کریم ﷺنے قربانی کے جانور کعبہ بھیجے اور آپ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ نے آپ ﷺپر حلال کی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قربانی والے جانوروں کو قربان کر دیا گیا۔

اسی طرح ا مام مالک اپنے استاد یحیی بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمن (ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓکی شاگردہ)سے ایسے شخص ک بارے میں سوال کیا جس نے حج کے موقع پر قربانی کے جانور بھیجے اور خود مقیم (سفر حج نہ کیا)رہا تو کیا اُس پر حج کی پابندیاں عائد ہوں گی۔ اس سوال کے جواب میں حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓسے سنا ہے کہ اُس پر کچھ حرام نہ ہو گا[26]۔

جبکہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ:

إِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ هَدْيَهُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ[27]

جب قربانی کے لئے جانور کو نشان زدہ کر دیا جائے تو اُس پر وہ سب واجب ہو جاتا ہے جو کہ محرم پر واجب ہوتا ہے۔

فقہائے احناف کا مسلک بھی یہ ہے کہ محض قلادہ باندھنے اور جانور کو بھیجنے سے محرم نہیں ہوتا[28]

۳: احرام کی حالت میں خواتین زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں

حضرت عائشہ ؓ دوران حج زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتیں تھیں۔

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " الثِّيَابَ المُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ[29]

حضرت عائشہ ؓ زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پنتی تھی اور وہ حالت احرام میں ہوتی تھیں۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔اور ان کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث ہے۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ[30]

رسول اللہ ﷺ نے محرم کو زعفران اورورس میں رنگا ہوالباس پہننے سے منع فرمایا۔

فقہائے احناف کا مسلک یہ ہے کہ محر م زعفران اور ورس سے رنگا ہوا لباس نہ پہنے[31]

۴: عورتوں کو حج میں حلق کروانا چاہیے یا نہیں

حج میں عورت کے لیے عدم حلق پر اجماع ہے۔ عورت کاحلق کروانا بدعت ہے اور مکروہ ہے۔ انہیں بال کٹوانے چاہیے اور اس کی مقدار کے بارے میں فقہاءکا اختلاف ہے۔ حضرت ابن عمر، امام شافعی ، امام احمد ، ابو ثو کا قول ہے کہ ایک پور کے مثل کاٹے جائیں[32] جب کہ قتادہ کا قول ہے کہ ایک ثلث یا ربع کاٹے جائیں۔ جب کہ حضرت حفصہ بنت سیرینؒ کا قول ہے کہ اگر عورت بوڑھی ہے تو ایک ربع کاٹے جائیں اور اگر جوان ہے تو تھوڑا سا کاٹنا بھی کافی ہو گا۔ جب کہ امام مالکؒ کا قول ہےکہ تمام بالوں سے کاٹنا ضروری ہو نہ کہ کسی ایک طرف سے بال لے کر کاٹے جائیں۔[33]

:۴ مناسک حج میں خواتین کے لئے آسانی: (اگر حج کے دوران مخصوص ایام آ جائے)

شریعت اسلامیہ میں فطری عذر کے لئے خواتین کو حج میں سہولت اور آسانی دی گئ ہے۔

يقول سمعت عائشة تقول خرجنا لا نرى إلا الحج فلما كنا بسرف حضت فدخل علي رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم وأنا أبكي قال ما لك أنفست قلت نعم قال إن هذا أمر كتبه اللّه على بنات آدم فاقضي ما يقضي

الحاج غير أن لا تطوفي بالبيت قالت وضحى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن نسائه بالبقر[34]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار ہم لو گ حج کی نیت سے (مدینہ سے) نکلےجب ہم سرف میں پہنچے تو اتفاق سےمجھے حیض آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائےاور میں رو رہی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھاتجھے کیا ہوا؟کیا تجھے حیض آنا شروع ہو گیا؟میں نے کہا جی ہاں۔پھر فرمایا:یہ وہ شئ ہےجسے اللہ تعالی نے آدم کی بیٹیوں کے لئے ہی ضروری کر دیا ہے۔لہذا احکام حج تم بھی بجا لاؤ۔صرف طواف نہ کرنا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے کا ذبیحہ کیا تھا۔

۵: ایام مخصوصہ کی وجہ سے طواف وداع میں رخصت

خواتین کوایام مخصوصہ کی وجہ سے طواف وداع میں رخصت کی سہولت دی گئ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّأَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجِي[35]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نےرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہاکو حیض آگیا ہے۔آپ ﷺنے فرمایا :وہ ہمیں مدینہ جانے سے روکے رکھے گی؟کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف نہیں کیا؟انہوں نے کہا،طواف تو کر چکی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایابس چل کھڑی ہو (مدینہ کے لئے)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ کےلئے معاف ہے۔

۶: غسل واجب کے بعد کنگھی کرنا

غسل واجب کے بعد خاتون کے لئے کنگھی کرنا مسنون ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ[36]

حضرت عروہ ؒ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺکے ساتھ حجۃ

الوداع کیا ،میں تمتع کرنے والوں میں سے تھی اور ہدی (قربانی کا جانور)اپنے ساتھ لے کر نہیں گئی تھی۔حضرت عائشہ ؓنے بتایا کہ پھر وہ حائضہ ہو گئیں اور عرفہ کی رات آگئی اور وہ ابھی تک پاک نہیں ہوئی تھیں،اس لئے حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آج عرفہ کی رات ہے اور میں عمرہ کی نیت کرچکی تھی،رسول اللہ ﷺنے فرمایا (غسل کے لئے)اپنے بال کھول اور (غسل کے بعد)کنگھا کر اور عمرہ کو چھوڑ دے ،میں(حضرت عائشہؓ)نے ایسا ہی کیا پھر میں نے حج پورا کر لیا اور حج کی رات عبدالرحمن بن ابو بکرؓکو حضورﷺنے حکم دیا کہ وہ مجھے (حضرت عائشہؓ)کو اس عمرہ کے بعد جس کی میں نے نیت کی تھی تنعیم سے (دوسرا)عمرہ کرا لائے۔

اس حدیث سے درج ذیل نکات اخذ ہوتے ہیں۔

1. حائضہ عمرہ موقوف کر سکتیں ہیں کیونکہ ان کو ایک شرعی عذر لاحق ہے۔
2. غسل واجب کے بعد کنگھی کرنا بہتر ہے۔

حج میں حائضہ کو طواف وداع کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

ارکان حج مکمل ہونے کے بعد اگر کسی خاتون کے ایام مخصوصہ شروع ہو جائیں تو حضرت عائشہ ؓکا قول ہے کہ

ایسی خاتون کو رخصت حاصل ہے کہ وہ طواف وداع کا انتظار نہ کرے بلکہ واپسی کا سفر کرے۔

جبکہ طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رخصت نہیں ہوگی بلکہ انتظار کیا جائے گا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے قول سے رجوع کرلیا تھا اور رخصت کے قائل ہوگئے تھے۔[37]

حضرت عائشہ ام المؤمنین حضرت صفیہ کے واقعہ سے استدلال کرتیں کہ ایام حج کے بعد طواف وداع سے پہلے حضرت صفیہ کے ایام مخصوص شروع ہوگئے آپ ﷺ نے فرمایا :

عَقْرَى حَلْقَى،إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا،أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ:بَلَى،قَالَ:فَلاَ بَأْسَا نْفِرِي[38]

تم اب ہمیں روکے رکھو گی کیا تم (حضرت صفیہ ؓ)قربانی کے دن حالت طہر میں نہ تھی ،حضرت صفیہ ؓنے کہا جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں واپسی کا سفر اختیار کرو۔

اسی سے واضح ہوتا ہے کہ ایام مخصوصہ میں مبتلا خواتین طواف وداع سے مستثنیٰ ہوں گی۔

نتائج

مذکورہ بالا مباحث سے ہم درج ذیل نتائج اخذ کرتے ہیں کہ :

۱: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عبادات کے مجال میں جہاں اجتہاد کی ضرورت تھی وہاں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر امت کو راہنمائی فراہم کی ہے ۔

۲: فقہ اسلامی کی ترویج واشاعت میں سیدہ عائشہ صدیقہ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز ، روزہ ، حج، زکوۃ اور دیگر عبادات کے متعلق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کیا ہے، اور اپنی رائے کا اظہار بلا تردد کیا ہے۔

حوالہ جات

1 البقر : 238
2 الخازن،علي بن محمدبن إبراهيم علاءالدين (م: 741ه)**لباب التأويل في معاني التنزيل،دارالكتب العلمية،**بيروت ط: الأولى، 1415 ه،ج 1 ،ص 173
3 **مالك بن أنس أبو عبدالله الأصبحي ،الموطا ،كتاب النداء الصلو ،دار القلم،دمشق،ط: 1991،باب الصلو الوسطى**،حديث نمبر 459،ج2،ص191
4 البخاري،محمد بن إسماعيل أبو عبدالله**،**صحيح بخارى، دار ابن كثير ، اليمامة ،بيروت ،ط: **1987**، كتاب مواقيت الصلا ،باب وقت العصر، حديث نمبر 520 ،ج 1 ،ص 201
5 مالک ،المؤطاء ،كتاب الصلو ، باب وقوت الصلو،حديث 10،ج 2 ،ص10
6 القرطبی، يوسف بن عبدالل بن محمد بن عبدالبربن عاصم (463ه)التمهيد لما فی الموطاءمن المعانی والأسانيد ،وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، 1387هـ،ج 1 ، ص 399
7 السجستانی ،سليمان بن الأشعث، أبو داود،سنن ابی داؤد ،دار الكتاب العربي، بيروت**،**كتاب الصلا، باب ما يقطع الصلا، حديث 703،ج 1، ص 259 / النسائی ، أحمد بن شعيب أبو عبد الرحمن مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب ،ط:1986، سنن النسائی،كتا**ب القبلة، باب ما يقطع اذا لم يكن**،حديث 751،ج 2، ص 64
8 ابن حزم ، علي بن أحمد بن سعيد أبو محمد (م: 456هـ) المحلى بالآثار ، دار الفكر ،بيروت ج4 ، ص11 / ابن القيم**،**محمد بن أبي بكر بن أيوب (م: 751هـ)، زاد المعاد في هدي خير العباد ،مؤسسة الرسالة، بيروت، مكتبة المنار الإسلامية، الكويت،ط: 1994م ، ج1 ،ص 306
9 القرطبی، علی بن احمد، ابو احمد،(م : 456 ه)المعلی، دارالفکر للطباع والنشر والتوزيع، ج 4 ،ص 11
10 صحيح بخارى ، كتاب الصلا، **باب من قال لا يقطع الصلا** ، ح#493 ،ج 1 ،ص 193 / ايضاً،**باب الصلا على الفراش** ، حديث نمبر 376 ، ج 1 ،ص 150
11 صحيح بخارى، كتاب الصلا،باب الصلا على الفراش،حديث 383،ج1 ،ص394
12 الكاسانی ، أبو بكر بن مسعود بن أحمد علاء الدين(م: 587هـ)، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع دار الكتب العلمية ط: 1986م ،ج 1 ص 241
13 أبو الحسين، مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري صحيح مسلم، دار الجيل بيروت ،باب فضل السحور و تاكيد، حديث نمبر 2610 ،ج 3 ،ص 131 ،
14 صحيح بخارى ، كتاب الصائم ، **بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا**، حديث نمبر 1925 1926، ج 5 ،ص 13
15 الشافعي أبو عبد الله محمد بن إدريس بن العباس بن عثمان بن شافع بن عبد المطلب بن عبد مناف المطلبي القرشي المكي(م: 204ه) **الأم،دار المعرفة، بيروت،**ط:1410ه/1990ء
16 **القطني، سنن الدارقطني**، ج2ص110 إسماعيل بن يحيى بن إسماعيل، أبو إبراهيم المزني (م: 264ه)**مختصر المزني**(مطبوع ملحقا بالأم للشافعي)**دار المعرفة ،**بيروت، ط:1410ه-1990ء/الطبرانی ،سليمان بن احمد ،المعجم الاوسط ، دار الحرمين ،القار ، 1415 ھ،ج 4 ،ص 264
17 الماوردی ،علی بن محمد ابو الحسن(م:450ھ)**الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني**،دار الكتب العلمي ،بيروت ، ط:الاولی 1419ھ،ج3 ، ص152
18 ايضاً
19 الكاسانی ، بدائع الصنائع، ج 2 ص 5
20 **الموصلي، أحمد بن علي بن المثنى أبو يعلى، دار المأمون للتراث، دمشق،ط:**1984،**مسند أبي يعلى،** حديث 4521، ج8ص17
21 الماوردی، علي بن محمد بن محمد بن حبيب (م: 450هـ)،الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني، دار الكتب العلمية، بيروت ، لبنان،ط:1999ء،ج3 ، ص152
22 السجستاني ، سنن أبي داود،كتاب المناسک،**باب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ،** حديث 1828،ج2 ،ص 103
23 السجستاني ، سنن أبي داود،كتاب المناسک،**باب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ،** حديث 1832،ج2 ،ص 104
24 المرغينانی ،علي بن أبي بكر بن عبد الجليل، الهداية في شرح بداية المبتدي، دار احياء التراث العربي - بيروت – لبنان ج 1 ص 149
25 مالک بن انس،مؤطا،کتاب الحج ،**باب وسئل مالک عمن خرج**،حديث 1234،ج3،ص 495
26 امام مالک،مؤطا ،کتاب الحج،**باب ما لا يوجب الاحرام من تقليد الهدى**،حديث 1230،ج3 ،493
27 الترمذی**،**محمدبن عيسى أبو عيسى الترمذي السلمي،سنن الترمذی، دارإحياء التراث العربي، بيروت، باب ما جاء فی تقليد الهدى للمقيم ، حديث 908،ج3،ص 242
28 المرغينانی،علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الفرغاني ، أبو الحسن برهان الدين (م: 593هـ) الهداية في شرح بداية المبتدي دار احياء التراث العربي، بيروت**،** لبنان ، ج 1 ص 149
29 صحيح بخارى، كتاب الحج ، **باب مايلبس المحرم من الثياب والأردية والأزر** ، ج 2،ص559
30 الشافعی ،محمد بن ادريس ،ابو عبدالل ،الشافعی (150ھ-204ھ)المسند ،دارالکتب العلمی ،بيروت ،لبنان،ج1،ص 118
31 المرغينانی ، الهداي، ج 1 ص 136

[32] النووي،أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف (المتوفى: 676هـ)المجموع شرح المهذب،دار الفكر، ج 8 ص 204

[33] ايضا: ج 8 ص 211

[34] صحيح البخارى ،كتاب الحيض،**باب كيف كان بدء الحيض**،حديث 290،ج 1 ،ص 13،116

[35] صحيح بخارى، كتاب الحيض، **باب المرا تحيض بعد الافاضة** ،حديث:322،ج1،ص 125،124

[36] صحيح بخارى، كتاب الحيض ، **باب امتشاط المرا عند غسلهامن الحيض**،حديث 310،1 /120

[37] صحيح بخارى،كتاب الحج ، **بَابُ إذاحاضتالمرأةبعدماأفاضت**،حديث1672،ج2،ص 625 النووى ، المجموع ،ج 8 ص 284

[38] صحيح بخارى، كتاب الحج ، **بَابُ إذاحاضتالمرأةبعدماأفاضت**، حديث 1673 ، ج 2،ص 625